السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تقدیر کے لکھے ہوئے کے خلاف انسان کام کرسکتا ہے کہ نہیں۔ تقدیر لکھی ہوئی تبدیل ہوسکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تقدیر کو تقدیر والا ہی تبدیل کرسکتا ہے۔ آیت يَمحُوا اللَّهُ ما يَشاءُ وَيُثبِتُ

تقدیر کی تفسیر بطرز جدید

تقدیر کیا ہے؟ آئندہ ہونے والے واقعات کا اندازہ یا موازنہ جس طرح سلطنتوں کا نظم ونسق اور موازنہ شائع ہوتا ہے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ سلطنتوں کا موازنہ انسانی ہاتھوں کا مرتبہ ہوتا ہے۔ اسی لئے سال ختم ہونے تک اس میں کمی وبیشی کا امکان رہتا ہے۔ بلکہ بین طور پر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

موازنہ میں ہر ایک کام کےلئے ایک مقدار رقم کی شریک رہتی ہے۔ لیکن اتنی رخرچ نہیں ہونے پاتی۔ یا زیادہ خرچ ہوجاتی ہے۔ کام جیسا مطلوب تھا انجام نہیں پاتا۔ اسی قسم کے سینکڑوں انقلابات رونما ہوتے ہیں۔ یہ خود دلیل انسانی کمزوری کی ہے۔ موازنہ قدرت کا حال ایسا نہیں۔ اس میں کمی بیشی ناممکن۔ اس میں افراط وتفریط ناممکن اس میں مقررہ کام کی کمی ناممکن۔ غرض اس میں مقدار مقررہ اور حدود مقررہ سے تجاوز نا ممکن ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ موازنہ موصوفہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مرتب فرمودہ ہے جس کے قبضہ قدرت میں سارا جہاں اور جہانیاں ہیں۔ اور جس سے زرہ زرہ کسی طرح پوشیدہ نہیں۔ نیز ایک فرق یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتوں کا موازنہ صرف رقمی آمد وخرچ کے حسابات تک محدود رہتا ہے۔ اور صانع حقیقی کا موازنہ ہر امر کلی وجزئی ارضی سماوی ملکی اور جملہ تغیرات وتصرفات وغیرہ پر محیط رہتا ہے۔ سلطنتوں کا موازنہ ایک محدود مدت سال دو سال تک کےلئے ہوتا ہے۔ اور موازنہ الٰہی ازلی وابدی ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنی جہل کی وجہ سے ہر چیز کی تفصیلات پر احاطہ نہیں کرسکتا۔ اور اپنے حادث ہونے کی وجہ سے محل تغیر وانقلاب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم تغیر فساد سے بری اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اور کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں تو اس کا موازنہ اُسی شان کا ہونا چاہیے اور ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: وَكُلُّ شَىءٍ عِندَهُ بِمِقدارٍ ﴿٨﴾ عـٰلِمُ الغَيبِ وَالشَّهـٰدَةِ الكَبيرُ المُتَعالِ ﴿٩﴾ سورة الرعد

''اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز ایک اندازے پر ہے۔ وہ حاضر وغائب سب کو جاننے والا بڑائی والا اور سربلندی والا ہے۔''

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

إِنّا كُلَّ شَىءٍ خَلَقنـٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَما أَمرُنا إِلّا وٰحِدَةٌ كَلَمحٍ بِالبَصَرِ ﴿٥٠﴾ سورة القمر

''ہم نے ہر ایک چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا ہر امر صرف ایک پلک جھپکنے کے برابر ہے۔''

جس طرح سلطنتوں کے موازنہ میں قیدیوں کے خوراک کی رقم ان کے پوشاک کی رقم اور ان کے جملہ اخراجات کا اندازہ شریک رہتا ہے۔ اور ان کے جرم سے سلطنت ناراض اور ان کے جرائم کے خلاف حکومت سے حکم صادر ہوتے ہیں۔ لیکن باجود اس کے ان کے جملہ اخراجات عدالت پولیس مجلس فوج وغیرہ کے مصارف شریک موازنہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی عاصیوں کے عصیان سے ناراض ہے۔ اور ان کی نافرمانی خلاف امر الٰہی ہے۔ اور اس کی سزا دہی کےلئے اللہ پاک نے دنیا میں مذکورہ اسباب اور آخرت میں دوزخ اور اس کے عذاب پیدا کیے ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے۔ آمین

مثلاً کسی جگہ قتل کی واردات ہوجاتی ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ قاتل سرکاری ملازم یا رعایا ہے۔ سرکاری اس کا ہتھیار جس سے خون کیا ہے۔ وہ بھی سرکاری یا کم ازکم سرکاری حکم واجازت سے بنا ہوا ہے۔ یا سرکاری اجازت سے درآمد کیا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن سرکاری اجازت کسی بے گناہ کے متعلق قتل کی ہرگز نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان واقعات کو تقدیر الٰہیٰ سے سمجھنا چاہیے۔ کہ ایک خدا کے بندے نے اللہ کے بندے کو اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہتھیار سے اللہ کے ملک میں اللہ کی دی ہوئی قوت سے قتل کیا۔ لیکن اللہ نے اس بے گناہ کو قتل کرنے کا حکم کبھی نہیں دیا تھا۔ اس لئے سزا وجزا کا اس سے متعلق ہونا سلطنت کے نزدیک بھی واجبی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ شانہ کے پاس بھی فرق اس قدر ہے کہ سلطنت کے موازنہ میں ان امور کا اندراج نہیں ہے اس لئے کہ ان واقعات کو رقمی آمد وخرچ سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف قیدی مذکور کی خوراک۔ پوشاک۔ مجلس۔ محافظ دستہ۔ کے اخراجات فیصلہ کنندہ حاکم اور محکمہ کے اخراجات وغیرہ وغیرہ رقمی مدات درج موازنہ ہیں۔ اور اللہ پاک نے اپنے علم محیط اور قدرت علی الاطلاق وغیرہ کے مدنظر ہر امر کو تقدیر میں لکھا ہے۔ جس میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ جن کو وہی خوب جانتا ہے۔ اور کسی کو اس میں چون وچرا کرنے کی کوئی مجال نہیں۔ ارشاد ہے۔ آیت لا يُسـَٔلُ عَمّا يَفعَلُ وَهُم يُسـَٔلونَ ﴿٢٣﴾ اس کے کئے ہوئے کی نسبت کوئی سوال کا مجاز نہیں۔ خود ان لوگوسے باز پرس ہوتی ہے۔ جب ہتھیار کی تیاری یا برآمد اور اسی فروخت اس کے طریقہ استعمال کی تعلیم وغیرہ (امور جو مبادی قتل ہیں) کے باوجود حکومت پر قتل کی زمہ داری نہیں۔ اور قاتل کو سزا دینے میں وہ حق بجانب ہے۔ تو کس کا منہ ہے کہ جناب باری تعالیٰ شانہ کی جناب میں کوئی دریدہ دہنی کرے۔ اور اس کے کسی فعل پر حرف شکایت یا اعتراض زبان پر لائے۔ معاذ اللہ۔ معاذ اللہ كَبُرَت كَلِمَةً تَخرُجُ مِن أَفوٰهِهِم ۚ إِن يَقولونَ إِلّا كَذِبًا ﴿٥﴾ ''بہت بڑی گستاخی کی بات ہے جو

معترضین کی زبان سے نکل جاتی ہے۔ وہ صرف جھوٹ کہتے ہیں۔ '' ان کو ایسا کہنے کا حق نہیں ہے۔

چونکہ بعض نا فہم یا کج فہم یا کم فہم لوگ کچھ کا کچھ سمجھ لیتے اور اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔ اور مسئلہ تقدیر باریک مسئلہ ہے۔ اس بارے میں حصہ لینے اور اس میں موشگافیاں کرنے یا بحث کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ دوسرے انسان کا کام اپنے فرائض کی انجام دہی ہے۔ نہ کہ موازنہ غور و خوض کرنا۔ کام کرنے والوں کو تو موازنے سے غرض ہی نہیں ان کو صرف اپنے دستور العمل پر کاربند رہنا چاہیے۔ سلطنت کا موازنہ چونکہ انسانی ہاتھوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے۔ جس میں کمزوریاں بھی ہیں اور اغراض بھی کسی کی حق تلفی بھی ہے اور دیگر اصولی لغزشیں بھی۔ اسی لئے اس پر وہ لوگ بحث کرتے ہیں۔ جو اس کی اصطلاح کرا سکتے ہیں۔ تو ان کا بحث کرنا بھی بجا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اکمل ہے۔ اور ہر امر کی بنیاد مستحکم یہاں دم مارنے کی کسی کو کیا مجال ہے۔ لہذا بحث کر کے اپنے اوقات ضائع کرنے کے سوا تقدیر میں بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پس یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ ہر امر خواہ خیر ہو یا شر اللہ سبحانہ کی طرف سے ہے۔ خیر سے خدا راضی اور اس کا حکم فرماتا ہے۔ اور شر سے خدا ناراض اور اسکے کرنے کا کبھی حکم نہیں فرماتا۔ جتنے برے کام دنیا میں ہوتے ہیں۔ وہ اگرچہ تقدیر الہیٰ سے باہر نہیں لیکن خلاف امر الہی ضرور ہیں۔ اس طرح اچھے کام جس قدر ہوتے ہیں۔ وہ بھی تقدیر الہی میں داخل اور حکم الہی کے مطابق ہیں۔ لہذا برے کام کی سزا اور اچھے اور نیک کام کی جزا ملنی بھی واجبی بات ہے۔ اور یہ بھی تقدیر الہی میں داخل اور موازنہ الہی میں شامل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص187

محدث فتویٰ